111252 - نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والی لونڈی کو قتل کرنے والے اندھے شخص کی حدیث کے متعلق اشکال

سوال

برائے مہربانی سنن ابو داود کی اس حدیث کی شرح اور سبب بیان کریں جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے غلام کو اس کے مالك نے قتل کر دیا تھا، اور اسے اس کی سزا نہیں دی گئی، کیا اس کا سبب یہ تھا کہ کفار کے اولیاء کو جو مسلمانوں کو اذیت دیں دیت نہیں دی جائیگی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سوال میں مقصود قصہ وہ ہے جسے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

" ایك اندھے کی لونڈی تھی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب و شتم اور توہین کرتی تھی، اس نے اسے ایسا کرنے سے منع کیا لیکن وہ نہ رکی، اور وہ اسے ڈانٹتا لیکن وہ باز نہ آئی.

راوی کہتے ہیں: ایك رات جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے لگی اور سب و شتم کیا تو اس اندھے نے خنجر لے کر اس کے پیٹ پر رکھا اور اس پر وزن ڈال کر اسے قتل کر دیا، اس کی ٹانگوں کے پاس بچہ گرگیا، اور وہاں پر بستر خون سے لت پت ہو گیا، جب صبح ہوئی تو اس کا ذکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا اور لوگ جمع ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" میں اس شخص کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے بھی یہ کام کیا ہے اس پر میرا حق ہے وہ کھڑا ہو جائے، تو وہ نابینا شخص کھڑا ہوا اور لوگوں کو پھلانگتا اور حرکت کرتا ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا اور کہنے لگا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کا مالك ہوں! وہ آپ پر سب و شتم اور آپ کی توہین کیا کرتی تھی، اور میں اسے روکتا لیکن وہ باز نہ آتی، میں اسے ڈانٹتا لیکن وہ قبول نہ کرتی، میرے اس سے موتیوں جیسے دو بیٹے بھی ہیں اور وہ میرے ساتھ بڑی نرم تھی، رات بھی جب اس نے آپ کی توہین کرنا اور سب و شتم کرنا شروع کیا تو میں نے خنجر لے کر اس کے پیٹ میں رکھا اور اوپر وزن ڈال کر اسے قتل کر دیا.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خبردار گواہ رہو اس کا خون رائیگاں ہے اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں "

سنن ابو داود حديث نمبر (4361).

سوال نمبر (103739) كے جواب ميں اس قصہ كے صحيح ہونے كى بيان كيا جا چكا ہے، اور يہ بھى بيان ہوا ہے كہ يہ كئى ايك الفاظ اور واقعات كے ساتھ مروى ہے جو سب اس حادثہ كے واقع ہونے پر دلالت كرتے ہيں باوجود اس كے كہ بعض جملے اور عبارات ميں تردد ہے.

اور اس عورت كا قتل اس ليے نہيں كہ وہ ذمى تھى بلكہ اس ليے قتل كى گئى كہ وہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى توہين كرتى اور سب و شتم كرتى تھى، تو اس بنا پر وہ قتل كى مستحق ٹھرى، اور اگرچہ وہ مسلمان بھى ہوتى تو اس سب و شتم كى بنا پر كافر ہو كر بھى قتل كى مستحق تھى.

صنعانى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى توہين كرنے اور سب و شتم كرنے والے كو قتل كرنے كى دليل اور اس كے خون كى كوئى قدر و قيمت نہيں كى دليل يہ ہے اگرچہ وہ مسلمان بھى ہو تو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم پر سب و شتم كرنا اور آپ كى توہين كرنا يہ اتداد ہے يعنى اس سے مرتد ہو جاتا ہے اس بنا پر وہ قتل ہو گا، ابن بطال كہتے ہيں كہ بغير توبہ كرائے ہى اسے قتل كيا جائيگا.

ديكھيں: سبل السلام (3 / 501).

اس نابينا شخص كا اس عورت ـ جو قتل كى مستحق تھى ـ كو قتل كرنے والے قصہ ميں حكمران اور امام كى اجازت كے بغير قتل كرنے كا جو اشكال پيدا ہوتا ہے اس ميں ہم شيخ الاسلام كا جواب نقل كر چكے ہيں، اس كى تفصيل ديكھنے كے ليے آپ سوال نمبر (103739) كے جواب كا مطالعہ كريں.

اس قصہ ميں مسلمانوں كے اہل كتاب كے ساتھ عدل كى بھى دليل پائى جاتى ہے جو ان كے ساتھ كيا جاتا تھا، اور جسے شريعت جہانوں كے ليے رحمت بنا كر لائى، معاہدہ كرنے والے يہوديوں كے حقوق محفوظ ہيں اور ان كا خيال ركھا جاتا ہے، اور كسى كے ليے بھى جائز نہيں كہ انہيں تكليف اور اذيت ديں، اسى ليے جب لوگوں نے يہودى عورت كو مقتول پايا تو اس كا معاملہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم تك لے كر گئے، جنہوں نے انہيں معاہدہ اور امان دے ركھى تھى، اور ان سے جزيہ نہيں ليتے تھے.

چنانچہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم غضبناك ہوئے اور مسلمانوں كو اللہ كى قسم دى كہ وہ ايسا عمل كرنے والوں كو سامنے لائيں، تا كہ وہ اس كى سزا ديكھيں، اور اس كے معاملے كا فيصلہ كريں، ليكن جب انہيں معلوم ہوا كہ اس

نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور سب و شتم کر کے معاہدہ بار بار توڑا تو وہ سب حقوق سے محروم ہو گئی، اور اس حدقتل کی مستحق ٹھری جو شریعت ہر اس شخص پر لاگو کرتی ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرے، چاہے وہ ذمی ہو یا مسلمان، یا معاہدہ والا، کیونکہ انبیاء کرام کی توہین کرنا اور ان پر سب و شتم کرنا اللہ کے ساتھ کفر ہے، اور ہر حرمت اور حق اور معاہدہ کو توڑ دیتا اور ختم کر دیتا ہے، اور یہ عظیم خیانت ہے جو شدید ترین سزا کی مستوجب ہے.

اہل ذمہ کے احکام دیکھنے کے لیے آپ ہماری اسی ویب سائٹ پر سوال نمبر (22809) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اس قصہ کی صحیح توجیہ اور فہم سلیم یہی ہے، نہ کہ وہ جو حقد و بغض سے بھرے ہوئے اور شریعت کے حکم میں طعن و تشنیع کرنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف باتیں بنانے والے نشر کرتے پھرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو اس طریقہ سے قتل نہیں کیا، لیکن جب وہ معاہدہ توڑنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرنے کی پاداش میں بطور حد قتل کی مستحق ٹھری تو اسے قتل کرنے والے سے قصاص نہیں لیا گیا، وہ اسے بہت زیادہ اور بار بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سب و شتم سنا چکی تھی حتی کہ وہ اس کے روکنے اور منع کرنے کے باوجود نہیں رکی حتی کہ اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور وہ صبر نہ کر سکا اور اس نے اپنی دین اور نبی کے سلسلہ میں اذیت دینے والی آواز کو خاموش کر کے رکھ دیا.

اور ناحق ذمی کو قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے، اور اس میں شدید وعید آئی ہے، جیسا کہ صحیح بخاری میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس کسی نے بھی کسی معاہد کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو نہیں پائیگا، حالانکہ اس کی خوشبو چالیس برس کی مسافت سے پائی جاتی ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3166) امام بخاری نے اس حدیث پر صحیح بخاری میں " بغیر کسی جرم کے معاہد کو قتل کرنا " کا باب باندھا ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

امام بخاری نے باب کے عنوان میں اسی طرح قید لگائی ہے حدیث میں قید نہیں، لیکن یہ شرعی قواعد اور اصول سے حاصل کردہ ہے، اور ابو معاویہ کی آنے والی حدیث میں بیان ہے جس میں " بغیر حق " کے لفظ ذکر ہوئے ہیں، اور نسائی اور ابو داود کی حدیث جو ابو بکرہ سے مروی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں:

" جس کسی نے بھی کسی معاہد کو بغیر حلال کے قتل کیا اللہ تعالی اس پر جنت کو حرام کر دیتا ہے " اھ

والله اعلم .